بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر 10 — مدیر:- نعیم احمد تیر — کتابت و ڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین — ماہ احسان 1384 ھش، — بمطابق جون 2005ء — شمارہ نمبر6

والدین کے لیئے پروگرام ’’تقاضہ ہائے پرواز‘‘ کا انعقاد

جرمن نظام تعلیم پر مبنی معلوماتی سیمینار

مورخہ 10 اپریل بروز اتوار مسجد نورالدین میں احمدی طلبا کے والدین کے لیے ایک پروگرام بنام ’’تقاضہ ہائے پرواز‘‘ منعقد ہوا جس کا مقصد والدین کو جرمنی میں رائج نظام تعلیم سے آگاہ کرنا تھا۔ اس پروگرام کی صدارت نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرم طاہر محمود صاحب نے کی۔ سلائیڈز کے ذریعے شرکا کو کنڈر گارٹن سے لے کر یونیورسٹی تک اعلیٰ تعلیم کے مراحل، آنیوالی مشکلات اور اُن کے حل، طریقہ تدریس، نیز ماں باپ بچوں کی فعال مدد کیسے کر سکتے ہیں کے بارے میں بتایا گیا۔ (شعبہ تعلیم کی طرف سے شائع شدہ ایک کتابچہ میں تفصیل کے ساتھ یہ معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ احباب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں)۔ نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرم طاہر محمود صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں کہا ’’طالب علم لکھوکھا خرچ کر کے جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ آپ کے بچوں کے لئے جو یہاں پہلے ہی موجود ہیں مفت تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ہیں، آپ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جن قوموں کو ہجرت کرنی پڑی انہوں نے علمی میدان میں بہت ترقی کی۔ آپ کو قدرت نے یہ موقع دیا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ محنت مزدوری سے وقتی فائدہ تو ہو سکتا ہے مگر سوال آپ اور آپ کے بچوں کے مستقبل کا ہے۔ جرمنی میں ہر طرح کے تعلیمی ادارے موجود ہیں، جن میں آپ کام کے ساتھ ساتھ فیس ادا کر کے پڑھ بھی سکتے ہیں۔ ہر طرح کی یونیورسٹیاں ہیں، کئی انگلش میں بھی تعلیم دیتی ہیں، حکومت بھی ہر طرح مدد کرتی ہے اور جماعت بھی مدد کرنے کے لیئے تیار ہے۔ اپنی مدد آپ کے تحت بھی بڑی کلاسوں کے طلبا کو پڑھائی میں کمزور چھوٹی کلاس کے طلبا کی مدد کرنی چاہیے۔ اسٹوڈینٹ آرگنائیزیشن کے رکن بنیں تا ہر قسم کی معلومات حاصل ہوتی رہیں۔ تعلیمی فنڈ میں چندہ بھی دیں‘‘، حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا جس کے بعد کھانے کی دعوت بھی دی گئی، جس کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا (رپورٹ: سیکرٹری تعلیم ڈارمسڈ ڈ)

لوکل امارت ہمبرگ سٹی میں جلسہ مذاہب عالم کا انعقاد

عورت کا مختلف مذاہب میں مقام

لوکل امارت ہمبرگ سٹی میں مورخہ 8 مارچ 2005ء کو ایک جلسہ مذاہب عالم منعقد ہوا جس کا موضوع ’’عورت کا مذہب میں مقام‘‘ تھا۔ اس جلسہ میں یہودی، عیسائی، اسلام اور بدھ مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی۔ تمام مذاہب کے نمائندگان نے جلسہ کے قوائد وضوابط میں یہ امر قبول کیا کہ ’’کسی مذہب کا نمائندہ دوسرے مذہب کی بات نہیں کرے گا بلکہ صرف اپنے مذہب کی تعلیم سے پیش کرے گا‘‘۔ سکول (Gesamtschulle Hom) کے انچارج نے بھر پور تعاون کرتے ہوئے سکول کا سب سے بڑا ہال اس جلسہ کے لیئے بلا معاوضہ دے دیا۔ مزید ضیافت کے لیئے میز وغیرہ کا انتظام بھی کر دیا۔

پروگرام 6 بج کر 10 منٹ پر شروع ہوا۔ لجنہ کی نمائندہ نے اسٹیج سیکرٹری (Moderatorin) کے فرائض ادا کیئے۔ پروگرام کا تعارف کروایا گیا، جس کے بعد تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ تلاوت کے موقع پر مکمل سناٹا تھا، تمام مذاہب کے نمائندگان بہت متاثر نظر آ رہے تھے، اس کے بعد تمام مقررین نے اپنے اپنے مذہب کے حوالے سے تقاریر کیں، جناب ڈاکٹر حاؤس گیونٹر نے عیسائیوں کی نمائندگی میں، جناب کائی ایکسٹائن نے یہودیوں کی نمائندگی میں، محترمہ بیٹے ماحولڈ نے بدھ برادری کی طرف سے اور مکرم ہدایت اللہ ہیش صاحب نے اسلام کی نمائندگی میں تقاریر کیں، ہر تقریر کے لیئے پندرہ منٹ اور پانچ منٹ سوالات کے لیئے تھے۔ اختتام سے قبل مکرم لوکل امیر صاحب ہمبرگ نے تمام مقررین کو کتب (’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘) تحفے میں پیش کیں۔ رات آٹھ بجے پروگرام اختتام کو پہنچا جس کے بعد حاضرین کے لیئے ضیافت کا انتظام تھا۔ کل حاضری دو صد کے قریب رہی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس پروگرام کے بہتر نتائج پیدا ہوں، آمین۔

(رپورٹ، حبیب عمر، سیکرٹری تبلیغ ہمبرگ سٹی)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیوں کہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

(الوصیت۔ صفحہ 6 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

بموقع جلسہ سالانہ 1956ء بعنوان خلافت حقّہ اسلامیہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ ’’خلافت حقہ اسلامیہ‘‘ اس لیئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافت موسویہ یہود یہ دو حصوں میں تقسیم تھی ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا اور ایک دور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو ۲ دور ہیں ایک دور رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع ہوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علیؓ پر ختم ہو گئی، اور دوسرا دور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اولؓ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاءاللہ یہ دور قیامت تک قائم رہے گا۔ -------

بیشک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلیفے شہید بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جا سکتی ہے۔ جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کے لیے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا ہے لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے اس لیے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت امام حسنؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لیے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہوگی اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لیے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے گو وہ بگڑ گئی ہے۔ میں نے بتا دیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 5 و 13)

بارھواں اجتماع برائے واقفین نو ریجن مائن فرانکن

مورخہ 13 مارچ 2005ء بروز اتوار کو ناصر باغ میں ریجن مائن فرانکن کا تیرواں اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔ صبح نو بج کر پچیس منٹ پر رجسٹریشن شروع ہوئی۔ افتتاحی اجلاس مکرم ریجنل امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں 49 بچے اور 34 بچیاں حاضر تھیں۔ عزیزم رانا فراز احمد نے تلاوت قرآن قریم کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم علی حان نعیم اور جرمن ترجمہ عزیزم احسن مقصود نے پیش کیا۔ جس کے بعد نظم عزیزم فرہاد ملک نے پڑھی۔ افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے خلیفہ وقت کی اطاعت اور جاری تحریکات پر فوراً لبیک کہنے اور شوق وجذبہ سے شمولیت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی، پھر خطبات واٰن کا جرمن ترجمہ سننے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی ذات برکات پر جو خطبات کا سلسلہ چل رہا ہے اس کو غور سے سننے اور عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ سولہ سال سے بڑے واقفین کو پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی تاکید کی۔ افتتاحی دعا کے بعد نصاب کے امتحانات کا سلسلہ بارہ پینتالیس تک جاری رہا۔ وقفہ کے بعد انفرادی علمی مقابلہ جات ہوئے، بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ بھی ہوا۔ 17-00 بجے اختتامی تقریب کا آغاز زیر صدارت مربی سلسلہ مکرم مبارک احمد صاحب تنویر تلاوت قرآن پاک سے (باقی صفحہ ۳)

(باقی صفحہ ۳)

جبل الطارق پر ہمارا پہلا قدم

ایاد عودہ

جبل الطارق (جبرالٹر) کا نام تو بچہ بچہ جانتا ہے، مگر جب ہم یعنی میرے ساتھ مکرم رأفت یوسف صاحب 15 فروری 2005ء کو یہاں پہنچے تو ہمارے لیئے یہ جگہ اتنی ہی اجنبی تھی جتنی طارق بن زیاد کے لیئے تھی، اس فرق کے ساتھ کہ اُس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور ہمارے ہاتھ میں کتابیں، ہم یہ سوچتے ہوئے مختلف راستوں پر چلے جا رہے تھے کہ کس سے ملیں اور کہاں جائیں کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک عرب نژاد صاحب سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ اس ملاقات کا بہت فائدہ ہوا اور ان صاحب نے جن کا نام عمر تھا ہماری کافی مدد کی اور اس بات پر بھی راضی ہو گئے کہ کل کام سے چھٹی کر کے وہ سارا دن ہمارے ساتھ گزاریں گے اور ہمیں مزید معلومات فراہم کریں گے۔

دوسرے دن نماز فجر اور ناشتے سے فارغ ہو کر ہم اپنے ہوٹل جو سپین کے شہر طریفہ (Tarifa) میں واقع تھا سے روانہ ہوئے، یہاں سے جبرالٹر کا راستہ تو پینتالیس منٹ کا ہے مگر سرحد عبور کرتے دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ جبرالٹر میں مکرم عمر صاحب کے ساتھ مقررّہ جگہ پر ملاقات ہوگئی یہ ایک مسجد کی کار پارکنگ تھی۔ عمر صاحب نے ہمیں بتایا کہ جبرالٹر میں غیر ملکی کاریں استعمال کرنے سے کافی خرچ آتا ہے اس لیئے آپ میری کار استعمال کریں، اللہ انہیں جزا دے۔ ہم اُن کے ساتھ ایک پہاڑی پر آ گئے۔ یہاں ہم نے آہستہ آہستہ ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور اپنے آنے کا مقصد بتایا نیز کتب بھی دیں۔ عمر صاحب تعلیم یافتہ تھے اور مذہب میں دلچسپی رکھتے تھے۔ گفتگو کے بعد وہ ہمیں جبرالٹر میں موجود دو مساجد میں لے گئے، وہاں ہم نے چند لوگوں سے ملاقات کی اور تعارف حاصل کیا،

دوسرے دن ہم نے اکیلے ہی چھوٹی مسجد میں جو مراکش کے لوگوں کی تھی جانے کا فیصلہ کیا اور اللہ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہو گئے۔ وہاں کے مقررّہ وقت سے پہلے ہی نماز ادا کی اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر میں نمازی آنا شروع ہوئے۔ نماز کے بعد ہم نے نائب امام صاحب سے درخواست کی کہ اگر وہ کچھ وقت دے سکیں تو ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں، نائب امام صاحب جو عمر میں امام صاحب سے بڑے تھے کہنے لگے میں امام صاحب سے پوچھ آتا ہوں، تھوڑی دیر بعد وہ ہمیں اندر کمرے میں لے گئے اور نوجوان امام صاحب سے ملوایا اتنی دیر میں کچھ اور لوگ بھی آ گئے اور ہم جلیس ہوئے۔ ہم نے گفتگو کا آغاز طارق بن زیاد کی جبل الطارق (سپین) پر چڑھائی سے کیا، یہاں مسلمانوں کے عروج و زوال سے بات ہوتے ہوتے آجکل کے حالات اور اسلام کے احیائے نو کی طرف رخ ہوا، پھر ہم نے انہیں دجال، یاجوج ماجوج، عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں تشریح بتائی اور اُن پر واضح کیا کہ حیات عیسیٰؑ کے عقیدہ سے مسلمان صرف عیسائی مذہب کو تقویت پہنچاتے ہیں، ہم نے مسلمانوں کے موجودہ حالات کو بہتری کی طرف بدلنے کے لیئے جماعت کے عقائد کا تعارف کروایا اس دوران امام صاحب گاہے بگاہے ہم سے سوالات کرتے رہے اور بہت توجہ اور انہماک سے ہماری باتیں سنتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ درجہ کی دینی تعلیم، قرآن، شریعت اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کی ہے مگر اس سے پہلے اس قسم کی تفاسیر نہیں سنیں اور انہوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کے وہ عقائد ہیں جن کے بارے میں مسلمان خود ہی شک میں مبتلا ہیں۔ ہمارے دل میں ان کے بارے میں سوالات اٹھتے ہیں مگر ان کا جواب نہیں ملتا اور انہوں نے اقرار کیا کہ جو باتیں ہم نے بیان کیں ہیں ان میں سے کوئی بھی قرآن و شریعت کے خلاف نہیں ہیں۔ ہماری ملاقات و گفتگو پر انہوں نے حیرانگی اور خوشی کا ملا جلا اظہار کیا ان کو ہم نے سات عدد کتابیں دیں۔ اس کے بعد نائب امام صاحب نے کمرے سے ہمیں آڈیو کیسٹ لا کر دیں اور کہا کہ اس میں بھی اسی طرح کی باتیں ریکارڈ ہیں جیسی آپ نے کی ہیں۔ آپ یہ کیسٹ سنیں، تقریباً چار گھنٹے کی گفتگو کے بعد ہم مسجد سے باہر آئے اور بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں ہمیں ایک ہندوستانی کی دکان نظر آئی ہم اس میں داخل ہو گئے۔ دوکان کے مالک کے ساتھ مختصر و عمومی گفتگو کے بعد ہم نے انہیں احمدیت اور حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بتایا۔ پینتالیس منٹ کی گفتگو کے بعد ہم نے انہیں انگلش اور سپینش زبان کی دو کتابیں دیں۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو سبزی کی ایک دوکان پر ایک عرب نژاد صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنا نام عبدالسلام بتایا، یہ ہمیں مسجد میں دیکھ چکے تھے اور اب ہم سے ہمارے آنے کا مقصد دریافت کیا۔ ہم نے اپنا مختصر تعارف کروایا اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا، جماعت کا تعارف کروایا، ہمارے ہاتھ میں کتابوں کے تھیلے دیکھ کر وہ پوچھنے لگے کہ کون سی کتابیں ہیں؟ ہم نے کچھ کتب کے بارے میں بتایا اور دو عدد کتابیں انہیں دیں اور کہا کہ آپ یہ کتابیں پڑھ لیں پھر ہم آپ سے تفصیلی گفتگو کریں گے۔ ہمارے پاس ہر صدی میں ظاہر ہونے والے مجدد دین کی ایک فہرست تھی وہ صاحب یہ فہرست دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے اولیاء اور مجدد دین سے بہت دلچسپی ہے آپ اس فہرست کی فوٹو کاپی مجھے بھی دے دیں۔ ہم نے اگلی ملاقات پر دینے کے لیئے وعدہ کر لیا۔ یہاں سے چل کر ہم عمر صاحب کے پاس پہنچے جن کے ساتھ جبرالٹر میں ہماری سب سے پہلے ملاقات ہوئی تھی، یہ ایک سپر مارکیٹ میں ملازم ہیں۔ ہم نے ان سے اگلی ملاقات کا وقت مانگا تو وہ کہنے لگے کہ جو کتاب آپ سے لی تھی (الاسرا و المعراج) پڑھنے کے بعد بڑی مسجد کے امام صاحب کو دی ہے اور ہم کل بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد مسجد آ جائیں تو امام صاحب کی موجودگی میں بات ہوگی۔ عمر صاحب کے سعودی مسجد کے امام سے دوستانہ تعلقات ہیں، دوسرے دن نماز جمعہ سے تھوڑی دیر قبل ہم مراکشی مسجد (چھوٹی مسجد) میں پہنچے ہم نے نائب امام صاحب کو ان کی کیسٹ واپس کی اور کہا کہ اس میں جو جنت، آخرت، یاجوج ماجوج، دجال، قیامت وغیرہ کے بارے میں بیان ہے وہ بے سروپا اور بے دلیل باتیں ہیں۔ ہم نے ایک مرتبہ پھر ان کو اس کی تفصیل بتائی۔ کچھ دیر بعد وہ باہر چلے گئے اور دوسرے دو افراد بھی جب چلے گئے تو نوجوان امام صاحب جن کا نام عبدالصمد تھا اور وہ بھی غالباً اس موقع کے انتظار میں تھے کہ اکیلے ہم سے گفتگو کر سکیں، ہم سے مخاطب ہوئے، کہ پچھلی مرتبہ آپ کے جانے کے بعد جو لوگ یہاں بیٹھے تھے وہ آپ لوگوں کے خلاف باتیں کرنے لگے کہ کیا یہ لوگ ہمارے درمیان فتنہ ڈالنے آئے ہیں؟ امام صاحب نے ان کو جاہل قرار دیا اور کہا کے ان کو کھرے اور کھوٹے میں تمیز نہیں ہے۔ وہ آپ لوگوں کی باتیں سمجھنے کے قابل ہی نہیں ہیں، آپ لوگ ابھی کھل کر بات نہ کریں کیوں کہ اکثر لوگ بے سمجھ اور راسخ العقیدہ ہیں، پھر اپنے متعلق کہنے لگے کہ میرا دل تو بیعت کرنے کے لیئے تیار ہے اور جو کتابیں آپ نے دیں ہیں اُن میں کوئی بات بھی قرآن، حدیث، شریعت اور عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین مسلمانوں کی ضرورت کے مطابق ہے۔ میں یہ کتابیں مراکش میں اپنے قریبی دوستوں اور یونیورسٹی کے معلموں کو دوں گا اور ہم اس پر مکمل تحقیق کریں گے۔ اگر میں ابھی کھل کر آپ کی طرف داری کروں یا جماعت میں شامل ہو جاؤں تو مجھے مسجد سے فوراً نکال دیا جائے گا۔ ابھی مجھے کچھ عرصہ درکار ہے کہ میں لوگوں کو بھی اس کے بارے میں سمجھاؤں۔ کہنے لگے کہ حیرت کی بات ہے کہ ہمیں کبھی ہمارے علماء نے اس بارے میں نہیں بتایا اور اس بارے میں پیدا ہونے والے سوالوں کا کبھی جواب نہیں دیا۔

یہاں سے روانہ ہو کر ہم بڑی مسجد پہنچے۔ عمر صاحب وعدہ کے مطابق پارکنگ میں موجود تھے، وہ ہمیں لے کر امام صاحب کے پاس آئے اور گفتگو کے لیئے درخواست کی۔ امام صاحب نے کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ عین اسی لمحہ ایک صاحب جن کا نام عربی تھا نے ہم سے پوچھا کہ ہم نے وہ کیسٹ واپس کر دی ہے جو مراکش مسجد کے نائب امام صاحب نے ہمیں دی تھی، اور یہ کہ ہماری اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ہم نے وہی جواب دیا جو پہلے نائب امام صاحب کو دیا تھا، یہ سنکر وہ امام صاحب رک گئے اور کہنے لگے کہ وہ کیسٹ تو میرے پاس بھی ہے اور میں نے سنی بھی ہے مگر اس میں کیا بات غلط ہے؟ ہم نے جماعت کے عقائد ان باتوں کے متعلق بیان کرنے شروع کیئے اور امام صاحب کی دلچسپی بڑھتی گئی اور وہ سوالات پوچھتے گئے یہاں تک کے مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا، انہوں نے کتب ہم سے لیں اور عربی صاحب نے بھی اپنے لیئے اور اپنی بیگم صاحبہ کے لیئے جو جبرالٹر نژاد ہیں انگلش میں کتب لیں۔ اسکے بعد ہم دوبارہ ملنے کا کہہ کر رخصت ہوئے۔

دوسرے دن ہم نے عوام میں لٹریچر تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ سپین سے جب جبرالٹر کی سرحد پر پہنچے تو ہماری کار کو روک کر اندر سے چیک کیا گیا۔ افسر مجاز نے کتابوں پر اعتراض بھی کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہم شہر کے اندر پہنچے اور احتیاط سے کتابیں تقسیم کرنے لگے کچھ لوگ لے لیتے اور کچھ انکار کر دیتے۔ کتابیں تقسیم کرتے کرتے ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک پادری صاحب نے تبلیغی سٹال لگا رکھا تھا۔ ہم نے اس سے دریافت کیا کہ سٹال لگانے کا کیا طریقہ کار ہے اور اجازت کہاں سے حاصل کی جا سکتی ہے، اس نے یہ بتانے کے بعد کے اجازت شہر کی بلدیہ کونسل سے یا ٹورسٹ آفس سے حاصل کی جا سکتی ہے ہم سے پوچھا کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں کیا مقصد ہے؟ جب ہم نے اپنے بارے میں بتایا تو پادری صاحب استہزا پر اتر آئے اور ہمیں دہشت گرد کے طعنے دینے لگے۔ ہم نے صبر اور اطمینان سے انہیں احمدیت کا تعارف کروایا اور حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بتایا نیز یہ بھی کہ عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں ساتھ ہی ہم نے کئی حوالے بائبل سے پیش کر دیئے۔ پادری صاحب تو سٹپٹا گئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی مدد کے لیئے بلا لیا ان میں اُن کا بیٹا بھی شامل تھا جو اپنے والد کو بہت بڑا عالم سمجھتا تھا، مگر اب تو سب مل کر بھی جواب نہ دے پا رہے تھے۔ شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا پہلے تو تمسخر اڑاتے رہے پھر بدزبانی پر اتر آئے، ہم صبر سے اُن کا تمسخر برداشت کرتے آ رہے تھے مگر اب مکرم رأفت صاحب کو بھی دین کی غیرت میں جوش آ گیا اور انہوں نے صلیب کے پاش پاش کرنے کی نوید سنا دی جس پر پادری صاحب کا غضب آسمانوں کو چھونے لگا اور وہ اپنی میز لپیٹ یہ جا، وہ جا، اور ہم آگے چل دیئے۔

چلتے چلتے ہم عبدالسلام صاحب کی سبزی کی دکان پر پہنچے ان کو ہم نے دو دن قبل کتب دیں تھیں، پوچھنے پر بتایا کہ تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے، عصر کے وقت آنے کا کہا۔ ہم عصر تک کتابیں تقسیم کرتے رہے، پھر عبدالسلام صاحب کے ساتھ اُن کے گھر گئے اور ان سے گفتگو کی آخر پر انہوں نے دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ہم وہاں سے رخصت ہو کر اپنے ہوٹل (سپین) آ گئے۔

آج بیس فروری اور اتوار کا دن تھا ہمیں جبرالٹر میں بہت کم لوگ باہر نظر آئے شائد آرام کرتے ہوں گے۔ چند کتابیں ہی تقسیم ہو سکیں۔ مسجد میں دونوں امام بھی مصروف تھے اس خیال سے کہ ان کو ابھی کچھ وقت مطالعہ کا درکار ہے ہم جلد واپس آ گئے۔ اگلے دن ہم دفتر رجسٹریشن کی تلاش میں سرگرداں رہے اور جب تلاش کر لیا تو اسے بند پایا۔ جبرالٹر میں سرکاری دفاتر دن کو بارہ بجے تک کھلتے ہیں۔ وہاں سے ہم نے مراکش مسجد کا اس نیت سے رخ کیا کہ نوجوان امام عبدالصمد صاحب اور عمر صاحب کا مزید عندیہ لیں گے مگر مسجد پہنچنے پر امام صاحب نے یہ کہہ کر وقت دینے سے معذرت کی کہ آج ان کے درس کا دن ہے اور ان کو اس کے لیئے تیاری کرنی ہے البتہ انہوں نے اکرام ضیف کرتے ہوئے عبدالسلام صاحب کے پاس ہمیں بٹھایا۔ یہ بہت غریب طبع، متواضع شخص ہیں۔ ہم نے دو گھنٹے ان کے ساتھ گفتگو میں گزارے۔ انہوں نے ہم سے کچھ پمفلٹ لیئے کہ وہ جب اپنے بیوی بچوں سے ملنے مراکش جائیں گے تو وہاں تقسیم کریں گے۔ آج ایک بہت ہی سادہ طبع بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہم سے ہمارے بارے میں پوچھا اور بڑی دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں۔ کہنے لگے کہ باتیں تو اچھی ہیں مگر میں تو پڑھا لکھا نہیں۔ ہم نے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھائی اور کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اگر یہ شخص مسیح موعودؑ ہیں تو میری رہنمائی فرما اور ان کی بیعت کرنے کی توفیق بخش۔ مسجد سے فارغ ہونے کے بعد ہم عمر صاحب کے پاس سپر مارکیٹ (باقی صفہ 3 پر)

بقیہ جبرالٹر پر ہمارا پہلا قدم

پہنچے۔ ان کی مصروفیت کے باعث مختصر سی ملاقات ہوئی۔ آج مورخہ بائیس فروری کو ہم جلدی جلدی ہوٹل سے روانہ ہوئے تا دفتر بروقت پہنچ سکیں۔ کونسل پہنچ کر ہم نے اپنا تعارف کروایا اور رجسٹریشن و اسٹال کے بارے میں معلومات لیں۔ فارم وغیرہ لے کر ہم شہر کی جانب آئے اور کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر تقسیم کرسکیں۔ یہاں سے ہم مراکش مسجد گئے اور امام عبدالصمد صاحب سے ملے انہوں نے ہمیں کہا کہ وہ ہماری کتب کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں اور احمدیت کے بارے میں بھی، لیکن ابھی انہیں کچھ وقت درکار ہوگا، انہوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ اگر ہم دوبارہ جبرالٹر آئیں تو ضرور ان سے ملیں نیز ہمارا پتہ بھی لیا۔

آج مورخہ تیئس فروری کو ہمارا جبرالٹر میں آخری دن تھا اس لیے ہم نے پروگرام بنایا کہ آج ان لوگوں سے پھر ملاقات کریں جن سے پہلے کر چکے ہیں اور ایک مرتبہ پھر نصیحت کریں اور الوداعی ملاقات کریں۔ سو ہم نے ایسا ہی کیا اور جن مسلمانوں سے ملاقات ہوئی ان کو ہم نے یہی کہا کہ آج اسلام کے بچاؤ اور اس کی شان و شوکت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے خلافت احمدیہ کے سائے میں آجائیں اور کوئی راستہ نہیں اور درد مندانہ درخواست کی کہ وہ ضرور احمدیت کے پیغام کو توجہ اور فکر سے پڑھیں اور غور وخوض کے بعد دعا کریں پھر کوئی فیصلہ کریں۔ ہم لوگوں کے سوالات کے جواب بھی دیتے رہے۔ کئی نے رابطہ قائم رکھنے کے لیے کہا۔ ہم نے غیر مسلم لوگوں سے بھی الوداعی ملاقات کی۔ عبدالسلام صاحب سبزی فروش بھی سارا دن ہمارے ساتھ رہے رخصت کے وقت کہنے لگے آپ مجھے بیعت فارم دے دیں اگر کوئی مانگے گا تو میں دے دوں گا۔ یہ سن کر ہماری ساری امیدوں پر پانی پڑ گیا۔ ہم نے ان سے کہا آپ اپنے بارے میں بتائیں دوسروں کی بعد میں فکر کریں۔ کہنے لگے میں مراکش میں اپنے بیوی بچوں سے بات کرنا چاہتا ہوں اور مزید مطالعہ و غور وفکر بھی، نیز آپ لوگوں سے وہاں جا کر بھی رابطہ رکھوں گا۔ ہم نے انہیں بیعت فارم دے دیا۔ عمر صاحب سے آج ملاقات نہ ہوسکی ان کی کار پر خدا حافظ کی پرچی لکھ کر لگا دی۔ رات ہم بعد واپس ہوٹل پہنچے اور دوسری صبح ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر خیریت سے جرمنی اپنے گھر پہنچ گئے، الحمد للہ صد الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس چھوٹے سے جزیرہ نما کو بھی پھر اسلام احمدیت کے آغوش میں دے دے، آمین۔

حفظ القرآن وترجمۃ القرآن کلاس بذریعہ ٹیلیفون

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ قبل حفظ القرآن و ترجمۃ القرآن کلاس بذریعہ ٹیلیفون شروع کی گئی تھی جو اب کامیابی سے جاری ہے۔ اس کلاس میں قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن کریم کی سورتیں حفظ کروائی جاتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ طالب علم آڈیو نیز ویڈیو کیسٹس کی مدد سے گھر پر سبق یاد کر کے فون پر سناتے ہیں اس کلاس میں اس وقت جرمنی بھر کی جماعتوں سے شامل ہونے والوں کی تعداد باون ہے۔

اب تک مجموعی طور پر 115 احباب و خواتین نے 30 پارے حفظ کر لیے ہیں۔ اس وقت پانچ ممبرات لجنہ اور دو اطفال قرآن کریم لفظی ترجمہ کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ ترجمہ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ پڑھاتی ہیں، ان تمام کے لیے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ عبدالحمید، Tel,05118667248)

دیکھ کر لوگوں کا جوش وغیظ مت کچھ غم کرو

کوبلنز میں جماعت کی مخالفت، عوام کی اسلام احمدیت میں دلچسپی، طلباء کی مسجد طاہر میں آمد

مخالفت ہماری جماعت کی ترقی میں کھاد کا کام دیتی ہے اس بات کی صداقت کا موید ایک واقعہ کچھ دن پہلے جماعت کوبلنز میں ظاہر ہوا، کوبلنز میں مسجد طاہر کے افتتاح کے بعد لوگوں کا رجحان بڑی تیزی سے اسلام کی طرف ہو رہا ہے اور خاص طور پر سکولوں کے ٹیچر اپنی کلاسز کے ساتھ مسجد طاہر کو دیکھنے کے لیے اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تیزی سے رابطے کر رہے ہیں جس میں Grundschule (گرونڈ سکول)، Realschule اور Gymnasiums وغیرہ شامل ہیں پچھلے دنوں Grundschule کے ڈائریکٹر نے خاکسار (صدر جماعت) سے رابطہ کیا کہ وہ سکول میں بچوں کے ساتھ اسلام کے بارہ میں ایک پروگرام کر رہے ہیں آپ آئیں اور اس سلسلہ میں بچوں کے سوالات کے جوابات دیں چنانچہ خاکسار دو اور خدام کو ساتھ لے کر گیا اور بچوں نے اسلام کے بارہ میں مختلف سوالات کیے مثلاً مسجد کا گنبد کیوں ہوتا ہے مسلمان دن میں پانچ بار نماز کیوں پڑھتے ہیں مسلمانوں میں پادری کو کیا کہتے ہیں مسلمان عورتیں پردہ کیوں کرتی ہیں وغیرہ وغیرہ، اس پروگرام کی نمایاں خبر اخبار Reinzeitung میں تصویر کے ساتھ شائع ہوئی اس پروگرام کے بعد کسی مخالف نے اسی اخبار میں ہمارے خلاف ایک خط لکھا جس میں جماعت کی کافی مخالفت کی اور کہا کہ یہ ایک ایسا فرقہ ہے جس پر پاکستان میں بھی پابندی لگی ہوئی ہے یہ جرمنی کو ایک خلافت ریاست بنانا چاہتے ہیں ان کے عقیدے میں شامل ہے کہ صلیب کو توڑ دو اور سور کو قتل کرو ان کے گھروں میں ہٹلر کی کتابیں Mein Kampf پڑھنے کی تاکید ہوتی ہے اسلیے سکول کے ڈائریکٹر کو بھی چاہیے کہ اگر ہم نے اپنے بچوں کو اُسپر اعتماد کر کے اس کے سکول بھجوایا ہے تو وہ انہیں اُس جگہ مت لے کر جائے جس کی ہمارے طریقہ تعلیم میں ضرورت نہیں چند دنوں کے بعد سکول کے ڈائریکٹر نے پھر خاکسار سے رابطہ کیا کہ اب وہ بچوں کے ساتھ مسجد کو دیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں ہماری طرف سے تو پہلے ہی دروازے کھلے تھے چنانچہ وہ 50 بچوں اور 5 ٹیچرز سمیت بس کروا کر مسجد دیکھنے تشریف لائے اور مزید سوالات کے جوابات بھی انہیں دیئے گئے اس دن اخبار والوں نے ہماری طرف سے بھیجے گئے جوابات جو اس خط کے جواب میں ہماری جماعت کی بچیوں نے لکھے تھے (فرینکفرٹ) سے مکرم مسرور احمد صاحب نے بھی ایک خط لکھا وہ بھی چھاپے ان خطوط میں لجنہ ممبران نے اس مخالف کو اسکے اعتراضات کے خوب کھول کھول کر جوابات دیئے بلکہ دو افراد نے جو ایک جرمن تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں جوابات بھی اخبار میں شائع ہوئے جس میں انہوں نے اس مخالف کے اعتراضات کے جواب میں لکھا کہ اس طرح کا طریقہ کار مذہبی ماحول کو زہر آلودہ کرتا ہے واضح رہے کہ مندرجہ بالا تنظیم جماعت احمدیہ کوبلنز کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے انہوں نے اپنے خط میں اسلام کے بارہ میں مزید بہت خوبیوں کو اجاگر کیا مثلاً اسلام میں عورت کو انتخاب (Wahl) کا حق ہے تعلیم حاصل کرنے میں مرد عورت برابر ہیں، احمدیت ایک انتہا پسند فرقہ نہیں، ہم انہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں، یہ اسلام کی وہ صحیح تصویر پیش کرتے ہیں جو مغرب میں قابل قبول ہے دعا ہے کہ اللہ سعید روحوں کو اسلام کی طرف ہدایت دے (آمین)

دیکھ کر لوگوں کا جوش وغیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لیے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

(رپورٹ۔ محمد احسن، صدر جماعت کوبلنز)

بقیہ محبت کے سفیر

"اگر تیسری جنگ کی شکل میں سروں پر منڈلانے والی مکمل تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم مل کر زندگی گزارو۔ سب کو یکساں درجہ دو اور سب کے یکساں حقوق تسلیم کرو۔ ابھی وقت ہے ہمیں آج کچھ کرنا چاہیے تا کہ مستقبل میں اپنی دانش مندی اور دور اندیشی کی وجہ سے ہم ہنسیں اور خوش ہوں نہ کہ اپنی حماقتوں پر آنسو بہائیں۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین"۔

1980ء میں یورپ، امریکہ اور افریقہ کے تاریخی دورہ سے واپس آکر جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضور نے جماعت کو اس سے قبل دیئے ہوئے دو ماٹوز (I) حمد (II) عزم میں دو مزید ماٹوز کا اضافہ فرمایا (III) محبت و پیار اور (IV) ہمدردی و خیر خواہی ہیں۔ جس طرح حضور کی تمام تحریکات ایک طرف انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قویٰ کی نشوونما کا سامان کرتی ہیں وہاں ان کا خلاصہ 'حمد' 'عزم' محبت و پیار اور ہمدردی و خیر خواہی سے بہتر الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ حمد اور عزم کے ماٹوز کا ذکر "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے" کے تحت ہو چکا ہے۔ جس کا اعلان حضور نے 1973ء کے جلسہ سالانہ پر کیا تھا۔ "محبت و پیار" اور "ہمدردی و خیر خواہی" کے ماٹو حضور نے پندرھویں صدی ہجری کے پہلے جلسہ سالانہ پر جماعت کو دیئے تھے جو 1980ء میں منعقد ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا: "پچھلی صدی میں میں نے احباب جماعت کو حمد اور "عزم" کا ماٹو دیا تھا۔ پندرھویں صدی کے عظیم الشان ماٹوز، پہلا ماٹو "محبت و پیار"...... ہم نے محبت و پیار سے دنیا بھر کے دل خدا اور محمد ﷺ کے لئے جیتنے ہیں...... ہمارا اگلا ماٹو خیر خواہی اور خدمت دین ہے...... دنیا سے فساد تبھی مٹ سکتا ہے جب دنیا انانیت کو چھوڑ کر خدمت کے مقام پر کھڑی ہوگی...... نبی اکرم ﷺ کا ایک نام خیر مجسم ہے اور حضور ﷺ کی امت بھلائی اور خیر خواہی کے لیے پیدا کی گئی ہے...... کسی کو دکھ نہیں دینا، کسی سے برائی نہیں کرنی کوشش کرنی ہے کہ دنیا جو گناہوں، دکھوں، بے چینی اور بے اطمینانی کی بھٹی میں جل رہی ہے یہ سب دور کرکے ماحول اور معیشت میں خوشی اور اطمینان پھیلا دیا جائے تاکہ دنیا سمجھے کہ محمد ﷺ واقعی دنیا کے حقیقی محسن اعظم ہیں۔

(حوالہ: کتاب حیات ناصر جلد اول مرتبہ۔ محمود مجیب اصغر)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ لوکل امارت فرنکفرٹ

مورخہ 27 مارچ 2005ء کو بعد نماز ظہر و عصر بیت السبوح میں لوکل امارت کے تحت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا، جلسہ کی کارروائی کا آغاز 14.30 بجے مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اعزاز احمد نے بمعہ اردو ترجمہ کی۔ اس کے بعد عزیزم ظفر کھوکھر نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اُردو تقریر بعنوان' حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول' عزیزم عبداللہ شائل احمد نے کی اور جرمن زبان میں تقریر عزیزم فیضان احمد چیمہ نے بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن' کی، اس سال جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی تمام تقاریر مکرم نیشنل امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق اطفال اور خدام کی عمر کے نوجوانوں نے کیں۔ آخر پر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں جرمن ترجمہ براہ راست ہیڈفون کے ذریعہ سنا جاسکتا تھا۔ 17.10 بجے اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ کل حاضری 550 تھی۔

"لوکل امارت فرنکفرٹ ہر سال جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر سال بھر کارکردگی کے لحاظ سے اول، دوم، سوم، آنے والی جماعتوں میں شیلڈ اور اسناد تقسیم کرتی ہے۔ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق bornheim اول قرار پائی، دوئم rodlheim, new isenburg، اور سوئم bonames اسی طرح مختلف شعبہ جات میں انفرادی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے احباب میں بھی اسناد تقسیم کیں گئیں۔

(رپورٹ: لوکل امیر فرینکفرٹ)

بقیہ اجتماع وقف نو

ہوا، اظہم کے بعد مکرم مربی صاحب نے اپنے خطاب میں واقفین کو حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے متعلق چند واقعات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ہمیشہ سچی بات کی۔ مختلف خطرناک حالات میں بھی سچ اختیار کیا اور کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں گزارا کہ سچ کو چھوڑا ہو، اور اپنے قبیلے کے لوگ بھی جب جان کے دشمن تھے آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بہادری سے دیا۔ مربی صاحب نے بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کی، اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی، دعا کے ساتھ اس شام 18.07 بجے پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: عتیق الرحمٰن، اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو، ریجن مائن فرانکن)

تصحیح

اخبار احمدیہ کے فروری 2005 کے شمارے میں سہو کتابت سے حضرت مصلح موعودؓ پر حملہ کا سن غلط لکھا گیا ہے، اصل سن 1954ء ہے، ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

Vo10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 6
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

محبت کے سفیر۔ حضرت خلیفتہ المسیح الثالثؒ

”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کی عظیم الشان تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ محبت و شفقت کا مجسمہ تھے۔ مغربی جرمنی میں حضورؒ نے ایک موقع پر اپنی زندگی کا مطمع نظر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”میں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ میرے دل میں نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اس لئے میں انہیں راہ فلاح کی طرف جو بلاشبہ اسلام کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔ یہاں بھی محبت کا پیغام لے کر آیا ہوں اور وہ یہی ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرے۔ محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ محبت ہی غالب آتی ہے اور تعصب کے لئے سدا سے شکست مقدر ہے“۔

حضورؒ نے 1980ء میں چار براعظموں کا دورہ فرمایا اور محبت کا سفیر بن کر اپنی اس آفاقی تحریک کو دنیا کے کونے کونے میں بنفسِ نفیس پہنچایا۔ حضورؒ کی زندگی کا مسرور ترین لمحہ 19 اکتوبر 1980ء کو آیا جب حضورؒ نے سپین سے مسلمانوں کے اخراج کے سات سو پچاس سال بعد قرطبہ کے قریب پیدرو آباد کے مقام پر پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر بھی حضورؒ نے یہی پیغام دیا۔ فرمایا: ”مسجد ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر، پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ......... اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے، ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیے۔ انسانیت کا یہی تقاضا ہے......... میرا پیغام صرف یہ ہے کہ Love for All Hatred for none یعنی سب کے ساتھ پیار کرو نفرت کسی سے نہ کرو۔ ۱۹۸۰ء میں حضورؒ نے پورے یورپ میں محبت کا پیغام دیا اور سوئٹزر لینڈ میں اس ارادے کا اظہار کیا کہ حضورؒ محبت کا سفیر بن کر سارے یورپ میں محبت کا پیغام دینے نکلے ہیں۔ فرمایا: ”میں یورپی ممالک کا یہ دورہ اس لئے کر رہا ہوں کہ یہاں کے لوگوں کو اسلام کی طرف سے امن کا پیغام دوں اور قیام امن کی حقیقی راہ انہیں بتاؤں۔ چنانچہ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں لوگوں کو یہی یقین دلانے کی کوشش کرتا ہوں کہ انسانیت کی بقاء کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھو۔ اس لئے میں محبت کے ایک سفیر کی حیثیت سے یہ دورہ کر رہا ہوں“۔

انگلستان میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میں ایک مذہبی آدمی ہوں میں سیاست میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ میرا پیغام اسلام کا پیغام ہے۔ اسلام کہتا ہے انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ بلا استثناء ہر انسان سے محبت کرو اور اس کے حقوق غصب نہ کرو......... اس بنیادی اصول پر عمل پیرا ہو۔

”نفرت کسی سے نہیں محبت سب کے لئے“

اور اسی لئے میں کہتا ہوں کسی اور کی طرف نہ دیکھو قرآن کی طرف آؤ“۔ حضورؒ نے ہالینڈ میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ تیسری عالمگیر تباہی حضورؒ کی اس تحریک کے ذریعے ٹل سکتی ہے۔ فرمایا: ”دنیا بڑی تیزی سے ایک تیسری عالمگیر تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس تباہی کو محبت و پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعے انسانوں کے دل جیت کر اور خدائے واحد کے ساتھ ان کا تعلق قائم کر کے روکا جا سکتا ہے“۔ سکنڈے نیوین ممالک کے دورہ کے دوران بھی حضورؒ نے ان ممالک میں اپنی تحریک کا پرچار کیا۔ سویڈن میں گوٹن برگ کے مقام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میرا مشن یہ ہے اور میں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھانا چاہتا ہوں کہ ان کے مسائل کا حل اس امر میں مضمر ہے کہ وہ نوع انسان سے محبت کرنا سیکھیں .... میں یقین رکھتا ہوں کہ محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ ایک دن ہم اسلام کے لئے تمہارے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جس دن ہم تمہیں یہ یقین دلا دیں گے کہ ہم جو کچھ تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ اس سے جو پہلے تمہارے پاس ہے، بہتر ہے تو تم اسلام کو قبول کئے بغیر اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہو گے“۔

ناروے میں اوسلو کے مقام پر مسجد نور کا افتتاح فرما کر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میرا ایک مشن ہے جسے پورا کرنے کے لئے میں مختلف ملکوں کا دورہ کر رہا ہوں اور اس سلسلہ میں یہاں بھی آیا ہوں۔ یہ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا دو کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے۔......ان دونوں بڑی طاقتوں نے سوچا تھا کہ اگر ہم انتہائی مہلک ہتھیاروں کے اپنے پاس انبار لگا لیں گے تو اس سے دنیا میں قیام امن میں بہت مدد ملے گی۔ قیام امن کی اس انوکھی کوشش میں وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ امن اسلام کے لازوال اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے انسانوں کو باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے کی تعلیم دینے سے قائم ہوگا۔ اسی لئے میں محبت کا سفیر بن کر یہاں آیا ہوں“۔ براعظم افریقہ میں جو قومیں ہمیشہ سے محبت سے محروم چلی آ رہی تھیں اور دنیا کی نفرت کا نشانہ تھیں ان تک بھی حضورؒ نے عملی طور پر اپنی تحریک کو جاری فرمایا۔ حضورؒ نے ۱۹۸۰ء کے دورہ مغرب کے دوران فرمایا:

”۱۹۸۰ء میں میں مغربی افریقہ کے دورے پر گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہاں کے لوگ محبت کے بھوکے ہیں۔ ماضی میں ان پر انتہا ظلم و تشدد کیا گیا ہے کہ اب جب کہ وہ آزاد ہو چکے ہیں تو چاہتے ہیں کہ کوئی ان سے محبت و پیار کا سلوک کرے۔ چنانچہ انہیں ایک نیا تجربہ ہوا۔ جب میں نے ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا اظہار کیا تو وہ بہت ممنون ہوئے“۔ نائجیریا میں ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا: ”بنی نوع انسان کی محبت ہمارے دلوں میں ہے اور یہ محبت ہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم انہیں راہ نجات دکھائیں اور جو خدمت بھی ہم سے بن پڑے اس کو بجا لائیں“۔ براعظم امریکہ میں بھی حضورؒ محبت کے سفیر بن کر گئے۔ حضورؒ کی ان کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے ایک امریکی ریٹائرڈ جرنیل رولینڈ ڈیل مار (Gen. Roland Delamar) نے استقبالیہ تقریب میں کہا: ”یہاں بہت سے لوگ ہیں جو آپ سے ملنے اور تبادلہ خیالات کرنے کے متمنی ہیں کیونکہ آپ جہاں بھی جاتے ہیں امن لے کر جاتے ہیں۔ آپ امن کی باتیں کرتے ہیں۔ امن ہی آپ کی گفتگو کا موضوع ہوتا ہے۔ امن کا پرچار ہی آپ کا مشن ہے اور باہمی تفرقوں، مخاصموں اور نفرتوں کو ختم کرنا آپ کا مقصد ہے۔ آپ کو تو امریکہ میں زیادہ عرصہ ٹھہرنا اور قیام کرنا چاہیے تا کہ ملاقات کے متمنی آپ سے مل سکیں اور آپ کے بیش قیمت خیالات سے مستفیض ہو سکیں“۔

کینیڈا میں حضورؒ نے ایک پریس کانفرنس کے دوران اپنی تحریک کو ان الفاظ میں بیان کیا۔ فرمایا: ”مذہب کا تعلق دل سے ہے اور دل کو جبر سے یا توپ کے بل پر بدلا نہیں جا سکتا۔ ساری دنیا کے ایٹم بم مل کر بھی ایک دل کو نہیں بدل سکتے۔ دل ہمیشہ کسی عقیدہ کے باطنی حسن اور خوبی سے بدلتے ہیں یا محبت و پیار اور بے لوث خدمت سے۔ اسلام نہ پہلے تلوار سے پھیلا تھا اور نہ اب تلوار یا فوجی قوت سے پھیلے گا۔ پہلے بھی اسلام کے حسن نے دلوں کو مسخر کیا تھا اور اب بھی اس کا اپنا حسن نوع انسان کے دلوں کو مسخر کر کے ان پر فتح حاصل کرے گا اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگ خود بخود اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے...... آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفاء کو جو جنگیں لڑنا پڑیں وہ سب دفاعی جنگیں تھیں، ان کا اسلام کی اشاعت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پہلے قریش مکہ نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر کے اور پھر متعدد بار مدینہ پر حملہ آور ہو کر اسلام کو نیست و نابود کرنا چاہا اور پھر اس زمانہ کی دو بڑی طاقتوں قیصر و کسریٰ نے اپنی زبردست جنگی قوت سے اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹانا چاہا۔ لیکن نہ قریش مکہ اور نہ اس زمانہ کی دو بڑی طاقتیں اسلام کو کالعدم کرنے میں کامیاب ہو سکیں اور اسلام اپنے باطنی حسن اور بے پناہ کشش کی وجہ سے دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔ قریش مکہ اور قیصر و کسریٰ نے مسلمانوں پر جو جنگیں مسلط کیں وہ اس بات کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنیں کہ دلوں کو جبر کے ذریعہ یا طاقت کے بل پر بدلا نہیں جا سکتا .... ہم پر امن تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اور محبت و پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں کوشاں ہیں اور اس میں رفتہ رفتہ کامیابی ہو رہی ہے۔ ایک وقت آئے گا تمام نوع انسانی اسلام کے حسن کی گرویدہ ہو کر اس کی طرف کھنچی چلی آئے گی اور دین واحد پر جمع ہو کر امت واحدہ کی شکل اختیار کر لے گی“۔ کیلگری کے مقام پر ایک خطاب کرتے ہوئے فرمایا: باقی صفحہ 3

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ

بنا جو کشتیٔ ملّت کا ناخدا وہ شخص
خدا نے جس کو بنایا ہے رہنما وہ شخص
وہ جس نے خاک کے ذروں کو روشنی بخشی
وہ جس نے قطروں کو دریا بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے جوت جگائی دلوں میں اُلفت کی
وہ جس نے غیروں کو اپنا بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے درس دیا قوم کو توکّل کا
وہ جس نے زیست کو آساں بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے ساری جماعت کو کر دیا بیدار
ہر ایک فرد کو جس نے جگا دیا وہ شخص
وہی ردائے امامت کا مستحق ٹھہرا
وہ جس کو حق نے مبارک بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے دین الٰہی کو تمکنت بخشی
وہ جس نے خوف کو دل سے بھلا دیا وہ شخص
وہ جس نے نظمِ جماعت کو استوار کیا
وہ جس نے شرک کو یکسر مٹا دیا وہ شخص
وہ جس نے عام کیا علم و فہم قرآں کو
وہ جس نے قوم کو عارف بنا دیا وہ شخص
وہ جس کا اسمِ گرامی ہے حضرت ناصر
وہ جس کو حق نے بنایا ہے پارسا وہ شخص
وہی جو مشرق و مغرب کا غمگسار ہے آج
وہ جس کے خُلق پہ ہر احمدی نثار ہے آج

(از ”نوائے درد“ مجموعہ کلام ”سلیم شاہجہانپوری“)